Sahba'i, Imam Bakhsh
Risalah-i nahv-i Farsi

PK
6235
S239
1880

جیسا بعضون نے کیا ہی) تو قیام و اتمام کے یے اور میم بھی اُسمین داخل ہو جائین (جو تاسیس و وصل کے سوا ہین اور اُنکا کسی نے اعتبار نہین کیا ہے) ٭

## روی کے حروفِ مابعد کا بیان

روی کے بعد جو حرف آتے ہین اُنمین پہلا وصل ہے جسکو صلہ بھی کہتے ہین - دوسرا خروج تیسرا مزید جسکو زاید بھی کہتے - چوتھا نائرہ ٭

## قوافی مین حرکتون کا ذکر

روف اور قید کے ماقبل کی حرکت کو حذو اور روی ساکن کے ماقبل کی حرکت کو توجیہ - متحرک روی کی حرکت کو مجری - وصل وغیرہ کی حرکت کو نفاذ کے نام سے پکارتے ہین ٭

## روی کے اوصاف

متحرک روی کو مطلق اور ساکن کو مقید کہتے ہین ٭ یہ دونو ماقبل کے اعتبار سے مجرد اور مابعد کے لحاظ سے موصوف ہوتی ہین - بشرطیکہ ہونے وصل کے (روی کے) اطلاق ہین - اور بصورت نہونے وصل کے تقید مین وصف (قافیہ کے ساتھ مابعد کے خروج سے گنے جاتے ہین - مطلق ہین تجرید کا اعتبار سوا ہی وصل کے ہوتا ہی ٭ لیکن دونو مین عدم اشتراط (وصل کا) اور باقیونکا فقدان مطلقاً مجرد مین بہتر ہی (یہ صہبائی جنت ماوائی کا مذہب ہی)

## القاب قافیہ

ان وصفونکے ملاحظہ سے قافیہ کے القاب قول اول کے بموجب اُنتالیس ہین - قول ثانی کے مطابق بیس - قول ثالث کے موافق اُنتالیس ٭

## خلیل کے نزدیک (عربی مین) قافیہ کی یہ حد ہے

بیت کے اخیر ساکن (حرف) ہی اُس سے پہلے ساکن (حرف) تک مع اُسکے ماقبل کی حرکت کے - یا مع اُسکے (یعنی مع حرف ماقبل ساکن اول) پس ہو بسط ہو تو متواتر - دو کا واسطہ ہو تو متواتر - دو کا ہو تو مستدارک تین کا ہو تو متراکب - چار کا ہو تو متکاوس (قوافی کا نام ولقب ہو) ٭

## قوافی کے عیب

روف کا اختلاف کو شناد - توجیہ کی تبدیلی اور اُس حذو کی بدلنے کو جو (روی کے) تقید کی صورت مین ہو اور روی (مطلق) کے ضمہ کا اختلاف کسرہ سے اقوا (کہلاتا ہے) اور اُسکے فتح کا بدلجانا ضمہ یا کسرہ سے اِقواف بولا جاتا ہی) روی اگر کسی حرف بعید المخرج سے بدلجاے اجازت (ہی) قریب المخرج سے اکفا ٭ رَوِ مطلع کے سوا ایک ہی قافیہ کا مکرر لانا - ایطا جلی خفی (جلی کہلاتا ہی - اس معیوب قافیہ کا نام شائگان ہی ٭ ترکیب تاویل سے جو قافیہ حاصل ہو اُسے معمول (جانتے ہین) اخیر قسم معمول کی جو تحلیل سے حاصل ہو غالباً قافیہ اور ردیف کی آمیزش ہی - اور کبھی حرف روی اور حرف وصل کا ملنا جیسے کرم - برم مین (جبکہ ورم و سرم کے ہمقوافی ہون کہ کرم کا میم وصل سمجھا جاے) بفایدہ قافیہ کے لانیکو لغو سمجھتے ہین)

ایک بیت (یا مصرعہ) کے اخیر کا تعلق دوسرے شعر (یا مصرعہ) کے شروع سے رکھنا تضمین (اسکے نام سے پکارا جاتا ہی) ہر بحر کے رکن عروض مین غیر معتاد کی تنویع یا مطلقاً بحر کامل مین اقیاد - رکن ضرب مین تحریر گنی جاتی ہی غلو اور

## خاتمہ

خدا کے فضل سے یا بایان سے یہ ترجمہ ۵-۶ گھنٹہ مین تیار ہو گیا گو کہین کہین جلد مہتہ ضرور پڑھا کر اصل نسخہ کی توضیح کر کے نادر ذوالبیانہ بیان نے اپنی اول جہدی کی اگر پھر بھی صباح صہبائی معانی جنت ماوائی کا کلام جسقدر دقیق تھا ویسا ہی ادق رہا - اغلب کہ بہت ہی کم عالم علم اسکو سمجھینگے - پس اگر زمانہ فرصت دیگا تو اسکی شرح کا ترجمہ بھی ان شاء اللہ تعالیٰ نذر احباب ہوگا والامر فی ذلک الی من بیدہ الامور اوے ۱۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۲۹۷

# یا غفور

# رسالۂ عجیب و عجالۂ غریب کافی کا

ترجمہ

جو نسخۂ لطافت آگین وافی کا متن ہی

## قافیہ کی تعریف

نظم کے آخری لفظ ونمین یا اُن لفظونمین جو بمنزلۂ الفاظ آخری ہین جن حرفونکی تکرار واجب ہو یا وہ مکرر کا حکم رکھتے ہون اُنکو قافیہ کہتے ہین ٭

## بیان روی مع حروفِ ماقبل

اُنکا آخری جزو یا جو حرف بمنزلہ اُسکے ہو **رَوِی** کہلاتا ہے ٭ یہ روی کے ماقبل مدہ مجانس یا مجہول کو **رَدف** کہتے ہین اگر وہ تنہا ہو تو **مفرد** ہے - اگر کسی ساکن حرف کے ساتھ ہو یعنی اصلی یا زائد تو وہ **مرکب** ٭ اس مین قدما کے نزدیک یاے تحتانیہ کے مشبعہ اور ملینہ کا اجتماع روا نہین ہے - متاخرین کے نزدیک بالکل ناجائز ہے ٭ ردف کے علاوہ جو ساکن روی کے پہلے ہو **قید** کہلاتا ہے ٭ ایک قول سے ردف کا عام ہونا ثابت ہے کہ مدہ ہو یا نہو پس قید علیحدہ نہوئی ردف ہی مین آگئی ) اور روی کے ساتھ کوئی حرف زائد ہو تو یہ **روی مضاعف** ہوگی ٭ (ردف زائد مع روی کو روی مضاعف بنایا ہے - گویا ردف مرکب کو اڑایا ہی) اور یہ (روی مضاعف) مقاطع مین **مقید** اور بے توجیہ آتی ہے - اسکے سوا مطلق - (مقاطع حقیقی ایسے کلمے جنکے بعد کوئی حرف یا حروف نہون) اگر اُسکا مابعد ساکن ہو تو دوسرا (حرف) حرکت مجری کو لائق ہی - پہلے حرف کی حرکت کی وجہ تسمیہ اور ہی اگر روی مضاعف کا مابعد ساکن نہو تو ایک حرف کی حذف مین ایک حرکت اور دونو کے قیام مین دو حرکتین - مگر کسی حرکت کو مجری نکہین گے ٭ (یہ محقق طوسی کے مباحثہ کا خلاصہ ہی - اسمین عروضی بحث بھی بہت ہی - یہ مسئلہ بہت دقیق ہی - شرح کو دیکھو) لیکن باوجود ملنی دو بحثون (عروض و قافیہ) کے اور امر غیر معتبر کے اعتبار کرنے کے بھی دو حالتونمین افراد روی لازم آیا (ایک مقاطع حقیقی مین دوسرے ایک حرف کی حذف مین) اور تضاعف روی کا اصل کلمہ کے واسطے ہی اور تفصیل مذکور اسکے غیر پر (یعنی عروضی وزن پر) ہے - یہ تکلف بلا ضرورت ہی - پس یا عدم اعتبار تقطیع مین یا ردف کی تعمیم مین جمہور کا اتباع بہتر ہے (محقق کے قول کی تردید منجانب صہبائی ہے) یہ بحث دقیق ہے - جو شخص عروض و قوافی کے ضوابط خوب ضبط رکھتا ہو وہی اُسکو سمجھ گا ) ٭ اگر قافیہ کی حد مین مستحسن حرفونکی تکرار کا اعتبار کیا جائے

خاک از تودۂ کلان بردارد۔ کا مصداق ہو۔ اور زیادہ فائدہ بخشنے
نظر بران ہیچمدان نادر نادان نے جناب امام المحققین مولوی امانبخش
صاحب صہبائی معالی جنت ماوائی کے رسالۂ نحو فارسی کو
اردو زبان کا لباس پہنایا۔ کہ آج کل طالب علمونکو اسی زبان کیطرف
زیادہ رغبت ہی۔ الحمد للہ کہ یہ رسالہ گو دو ہفتہ مین لکھا گیا ہے
لیکن تحریر کے وقت کا حساب لگایا جائے تو سولہ سترہ گھنٹہ سے
زیادہ نہ آئے۔ اور عدیم الفرصتی نے اتنا وقت ندیا کہ اسپر نظر ثانی
کیجائے پس طالبعلمون سے التماس ہی کہ بنظور خطا عطا فرمائین +

برکریمان کارہا دشوار نیست

اور بصورت پسندیدگی اس رسالہ کے مصنف اور مترجم کو دعاے
خیر سے محروم نہ رکھین +

تمت بالخیر

راقم آثم سید احمد امن آبادی

اور وہی اُسکا فاعل ہو - تا حرف ابتدا متضمن معنی شرط آیندہ اور رد دونو
اُسی فعل کے مفعول فعل با فاعل و ہر دو مفعول جملہ فعلیہ ہوکر شرط ہوگیا - اِیے
حرف ندا - خورشید خاور منادے با موحدہ جار - رنگ مجرور اور مضاف
الیہ مضاف روزن مضاف الیہ ہی ملکر پہلے مضاف کا مضاف الیہ ہوا - یہ جار مجرور
متعلق ہوی اُس فعل کے جو آگے مذکور ہے بپرواز جار مجرور متعلق فعل (ثابت)
محذوف کی ہوکر خبر مقدم ہوا - اند فعل ناقص - جو ہر اُسکا اسم فعل
ناقص ساتھ اسم و خبر مقدم وغیرہ کے جملہ فعلیہ ہوکر شرط کی جزا ہوا +

## خاتمہ

شکر صد شکر ہر آن چیز کہ خاطر میخواست  آمد آخر زپس پردہ تقدیر پدید

اس زمانہ مین صرف و نحو کا وہ چرچا ہو رہا ہی کہ باید و شاید - مگر جو کتابین اس فن مین
آجکل شایع ہوتی جاتی ہین وہ اکثر ایسے شخصونکی تالیفات سی ہوتی ہین جو نو علوم
عربی کے فاضل نہ زبان فارسی کے عالم "نہ ان کہین کی اینٹ کہین کا روڑا
بھانمتی نے کنبہ جوڑا" - دس پانچ کتابین نئی پرانی جمع کین اور ایک دو جزو
کا رسالہ گھڑلیا - مین یہ نہین کہتا کہ وہ غلط ہین کیونکہ آخر مختلف اُستادونکے
قول جمع کئے گئے ہین - مگر کسی ایک مستند استاد کا قول ہو تو بقول مشہور -

معطوف علیہ ہوا + و حرف عطف - برگرد و ن جار مجرور - نظر
مفعول مقدم - کردی فعل با فاعل - جار مجرور متعلق ہوئی فعل سے - فعل با فاعل
و مفعول مع اپنی متعلقات کے جملہ فعلیہ ہو کر معطوف ہوا جملہ فعلیہ سابقہ
پر + کواکب فاعل مقدم کردند فعل جمع تہی مفعول ثانی مقدم بر
مفعول اول قابلہا مفعول اول موخر ہمچو تشبیہ کا حرف - ماہ موصوف
و صفت - صفت موصوف مع حرف تشبیہ متعلق ہوئے فعل کے
پس فعل با فاعل و ہر دو مفعول و متعلقات خود جملہ فعلیہ ہوا + مگر یہ ترکیب
اُسوقت درست ہے جبکہ (کردند) کے (ند) کو جمع کی علامت کہیں
اگر اسکو جمع کی ضمیر سمجھیں تو یہ ترکیب ہوگی - کواکب مبتدا - کردند
فعل با فاعل تہی قابلہا ہر دو مفعول - ہمچو ماہ نو متعلق بفعل -
پس فعل با فاعل و ہر دو مفعول و متعلق خود جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہوا
مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ بنا +

(تو تا آئینہ را رو دادی اے خورشید خاورہا
برنگِ ذرۂ روزن بپروازند جوہرہا)

تو ضمیر مخاطب منفصل بنا بر تاکید اُس ضمیر متصل کے جو دادی فعل میں ہے

اے کاش حرف مشبہ بفعل تمنا کیواسطے گوش مضاف - رغبت مضاف -
ہیم اسکا مضاف الیہ - یہ دونو ملکر مضاف الیہ ہوئے پہلے مضاف کے - یہ مضاف
مضاف الیہ ملکر اسم ہوئے کاش کے - شدی فعل ناقص ضمیر ستر جو اسمین
ہے اُسکا اسم ہے - احول اُسکی خبر مقدم - فعل ساتھ اسم خبر کے ملکر جملہ فعلیہ
ہوکر خبر ہوا کاش کا - تمنا اپنی اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا + چو حشیم
متعلق ہی فعل شدی کے - حرف تا علت کیواسطے ہی - ہرچہ موصول گفتی
با ضمیر مخاطب جملہ فعلیہ ہوکر صلہ موصول کا ہوا - مفعول کی ضمیر یعنی
(او را) محذوف ہی - موصول صلہ ملکر مبتدا ہے از تو جار مجرور -
شنیدی فعل با فاعل و ضمیر مفعول محذوف - مکرر مفعول کا حال ملکر جملہ
فعلیہ ہوکر خبر ہوا - مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر علت ہوا علل کی جو
پہلے مصرعہ مین ہی (یعنی تمنای احول شدن گوش رغبت) +

(شب عید آمدی بر بام و بر گردون نظر کردی
کواکب ہمچو ماہِ نو تہی کردند قالبہا +)

شب عید ظرف زمان - آمدی فعل فاعل - بر بام جار مجرور ظرف و جار مجرور
متعلق ہوئی فعل کے - فعل ساتھ متعلقات اور فاعل کے جملہ فعلیہ ہوکر

## چند شعر وںکی ترکیب لکھی جاوے

(آمد آن شمع شبی بر سر سامانم سوخت ۔ جستم از جائے چنان گرم کہ دامانم سوخت)

آمد فعل ۔ آن اسم اشارہ ۔ شمع مشار الیہ ۔ اسم اشارہ مشار الیہ سے ملکر فعل مذکور کا فاعل ہوا ۔ شبی ظرف زمان بر جار تنر مجرور ۔ یہ ظرف اور جار مجرور متعلق ہوئے اُسی فعل کے ۔ فعل ساتھ فاعل اور متعلقات کے جملہ فعلیہ ہوا ۔

سامان مضاف ہے ظرف ضمیر متکلم مفعول کی ۔ سوخت فعل ۔ اسکی ضمیر مستتر اسکا فاعل ہے جو راجع ہے شمع کیطرف ۔ یہ فعل با فاعل و مفعول جملہ فعلیہ ہوکر جملہ اول پر معطوف ہوا ۔ یعنی آمد آن شمع الخ ۔ جستم فعل با فاعل یعنی ہیم متکلم فاعل ہے از جار ۔ جا ہی مجرور ۔ گرم موصوف چنان بمعنی الذی اسم موصولہ ہی دامان مضاف ہیم فاعل مضاف الیہ ۔ سوخت فعل حرف از واو ضمیر غائب کہ راجع ہے گرمی کیطرف جو گرم کے لفظ سے مفہوم ہوتی ہے ۔ مقدر ہی اور متعلق ہے فعل سوخت سے ۔ پس فعل با فاعل و متعلق مقدر با کاف ربط صلہ موصول کا ہوا موصول صلہ سے ملکر صفت ہوا گرم کی ۔ موصوف اپنی صفت سے ملکر حال ہے ضمیر متکلم کا جو جستم میں ہی ۔ پس جستم فعل با فاعل و متعلقات اپنے حال سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا ۔

اے کاش گوش گشتم احول شدے چو چشم تا ہر چہ گفتنی از تو مکرر شنیدمے

و (علم صرف) اس صورت مین بھی لامی اضافت کہو +

پنجم مضاف الیہ مضاف کی بعض فردون پر صادق آئے اور مضاف بھی مضاف الیہ کی بعض افراد ہی پر تو دیکھنا چاہیئے کہ مضاف مضاف الیہ کا اصل مادہ ہی یا نہین پہلی صورت مین اضافت منی ہوگی - مثلاً (انگشتر زر) اسمین تین مادہ ہونگے دو افراق ایک اجتماع ظاہر کریگا - کمامر - اسکو اضافت بیانی کہتے ہین - کیونکہ (من) بیان کیواسطے آتا ہی - دوسری صورت مین اضافت لامی ہوگی - مثلاً (زر انگشتر) +

نحویونکی عادت ہی کہ اگر مضاف الیہ اخص مطلق ہو جیسے (یوم الاحد) اور (علم فقہ) ہین تو اسکو بھی اضافت بیانی کہا کرتے ہین - گو درحقیقت اسمین لامی اضافت ہی اور فارسی والے ایسی جگہ بھی اضافت بیانی جانتے ہین جہان مشبہ بہ مشبہ کیطرف مضاف ہو جیسے (چشم نرگس) (دشاہد گل) یا (گل خسار) اگرچہ یہ اضافت لامی ہی +

لفظی اضافت فارسی مین قلیل ہی اس سبب سے اُسکا بیان چھوڑ دیا گیا جبکہ یہ باتین معلوم ہوگئین اب لمین آتا ہے کہ سہل فہمی کیواسطے

آتا ہے - اسیطرح (انگشتر) کا لفظ سونے پر بھی صادق آتا ہے اور اُسکے غیر پر بھی - جیسے چاندی کی انگوٹھی وغیرہ - پس یہ دونو مادے افتراقی ہوئے - اور کل (انگشتر زر) مادہ اجتماعی ہے +

اگر منسوب الیہ ظرف ہو تو فی مقدر ہو - مانند (سوارِ کشتی) یعنی کشتی مین سوار + منسوب مضاف کو کہتے ہین اور منسوب الیہ مضاف الیہ کو +

اسکا نام اضافت معنوی ہے - جسکی تشریح یہ ہے کہ یا تو مضاف الیہ مضاف کے متباین ہو - یا مساوی - یا اعم - یا اخص مطلق - یا اخص من وجہ پس بصورتِ اول اگر مضاف الیہ مضاف کا ظرف ہو تو اضافت بمعنی فی ہوگی ورنہ بمعنی لام +

دوم جیسے (شیر اسد) مین (شیر) کو مضاف اور (اسد) کو مضاف الیہ قرار دین + سوم مضاف الیہ مضاف کی تمام فردون پر صادق ہو مگر مضاف مضاف الیہ کی بعض فرد پر صادق آئے جیسے (احد الیوم) یہ دونو ممتنع ہین +

چہارم مضاف الیہ مضاف کی بعض افراد پر صادق آئے اور مضاف مضاف الیہ کی کل فردون پر مانند (درختِ سرو) و (علم نحو)

مصنف گلستان مشہور ہی مگر اصل نام اسکا مصلح الدین تھا - اب اگر مصلح الدین
کہا جاہی تو بخوبی سمجھ مین نہ آئے ہان (مصلح الدین سعدی شیرازی) کے
کہنے سے بلاشک گلستان کے بنانیوالا سمجھا جاتا ہے - سہین سعدی عطف
بیان ہے +

فصل اضافت کے بیان مین - پوشیدہ نرہی کہ لغت مین اضافت کے
معنی نسبت کے ہین اور نحویونکی اصطلاح مین ایک چیز کی نسبت دوسری
چیز کیطرف بواسطہ تقدیر حرف جرہی جو لام من اور فی سے مراد ہی +
اگر شے منسوب الیہ نہ ظرف منسوب کا ہو اور نہ اُسکی جنس سی تو لام کی تقدیر
سمجھین گے جنس ہونے سے اُسکا صادق آنا منسوب اور اُسکے غیر پر
مراد ہے - مثلاً (غلام زید) اس اضافت کو لامی کہتے ہین +
اگر منسوب الیہ منسوب کی جنس ہو یعنی مضاف اور اسکے غیر پر صادق
آئے بشرطیکہ مضاف بھی ایسا ہی ہو تو من مقدر سمجھا جائیگا - اور
یہ اضافت منی بولی جائیگی - یہان عموم وخصوص من وجہ ہوگا -
یعنی اسجگہ دو مادہ افتراقی ہونگے اور ایک مادہ اجتماعی - جیسے
(انگشتر زر) کہ (زر) کا لفظ انگوٹھی اور اُسکے غیر پر بھی صادق

و (کردید شما وکردیم ما) - خرین کا یہ مصرعہ بھی اسی قبیل سے ہی (دلہا ہمہ را در شکن زلف تو دیدم) اسمین (ہمہ) تاکید دلون کی ہی +

سوم بدل ایسا تابع ہی کہ متبوع کی نسبت کا مقصود ہو - اسکی چار قسمین ہین - بدل الکل - بدل البعض من الکل بدل الاشتمال - بدل الغلط (آمد زید برادر تو) پہلی قسم کی مثال ہی کہ جسکا مدلول مبدل منہ کا مدلول ہی +

(خوردم ماہی را سرش) دوسری قسم کا جملہ ہی اسکا مدلول مبدل منہ کے مدلول کا جزو ہی +

(گرفتم زید لباسش) تیسری قسم کا فقرہ ہی - اسمین مدلول مبدل منہ کے متعلق ہے +

(آمد زید حمار) چوتھی قسم کو ظاہر کرتا ہی - یعنی اول غلطی سے کچھ کہدیا پھر ایک اور لفظ سے اس غلطی کو رفع کیا +

چہارم عطف بحرف ایسا تابع ہی جو مع متبوع کے مقصود ہو - اسکا استعمال حرف عاطفہ کے ساتھ ہوتا ہی (آمد زید و عمرو) +

پنجم عطف بیان ایسا تابع ہی کہ مطبوع کو ظاہر کرتا ہی - اور یہ صفت کے علاوہ ہوتا ہے یعنی ایک نام کا ذکر کرین اور وہ شہرت نہ رکھتا ہو مگر اسکا دوسرا نام زیادہ مشہور ہو پس اسکے لانیکو عطف بیان جانو - جیسا شیخ سعدی

پس اس مثال سے صاف ظاہر ہے (بیاکہ آمدنت ای گل بہشت نعیم - زانہ برتر از امید کامران آمد) یعنی کامران ہوا +

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ افعال ناقصہ کا کوئی فعل ناقص فعل تامہ کا کام دیتا ہے - یعنی وہ خبر کا محتاج نہین رہتا - (من میدانم کہ دوصد زاہد ست) مین (است) بمعنی موجود کے ہے +

**فصل** - توابع پانچ ہین - اول صفت جسکی دلالت اُس چیز پر ہو جو موصوف مین موجود ہو - جیسے (اسپ چالاک) مین (چالاک) کا لفظ صفت ہے اور دلالت کرتا ہے اُس چالاکی پر جو گھوڑے مین موجود ہے - یا موصوف کے متعلقات پر اُسکی دلالت ہو (غلام خوبرو) مین (خوبرو) کا لفظ اُس خوبی پر دلالت کرتا ہے جو (رو) غلام مین ہے - اور (رو) کا لفظ (غلام) سے متعلق ہے +

دوم تاکید جو متبوع کا حال مقرر کرے (نسبت) مین - یا شمولیت مین تاکہ سامع کو شک نہ ہے - اور اُسکی دو قسمین ہین - لفظی و معنوی - لفظی مین ایک ہی لفظ مکرر بولا جاتا ہے (زید زید آمد) یا (زد زد غلام) معنوی مین وہ لفظ لایا جاتا ہے جو تاکید ہی کیواسطے وضع ہوا ہے جیسے (ہمہ - خود) مثال (آمد زید خود) اور (آمدند ایشان ہمہ) کبھی منفصل ضمیرین بھی تاکید کا فائدہ دیتی ہین (کردی تو) و (کردم من)

ہوتی ہی کبھی جملہ - مفرد کی مثال (زید شجاع ست) اور جملہ کی مثال اوپر لکھی گئی (زید زد غلامش) مین بھی (زید) مبتدا ہی (زد) فعل اور (غلام) شین کیطرف مضاف ہوکر اسکا فاعل - پس فعل با فاعل خود اُس مبتدا کی خبر ٭

**فصل** - افعال ناقصہ اپنے فاعل پر تمام نہین ہوتے بلکہ خبر کے محتاج رہتے ہین فعل ناقص کا یہ خاصہ ہی کہ اپنے مصدر پر دلالت نہین کرتا بلکہ دوسرے پر کرتا ہی - جیسے - (زید عاقل بود) مین (بود) فعل ناقص (زید) اسکا فاعل اور (عاقل) خبر - پس (بود) نے (بودن) پر دلالت نکی بلکہ زید کی عقل پر دال ہی - پس فعل کے فاعل کو اسم کہتے ہین اور جسپر اس فعل کے معنی تمام ہون اُسے خبر جانتے ہین - جو کہ فعل ناقص بدون خبر کے پورا نہین ہوتا اس سبب سے یہ نام رکھا گیا - بہرکیف فارسی مین افعال ناقصہ کے یہ لفظ ہین (است - بود مضارع - بود ماضی - باشد - شود - شد - آمد) مگر (آمد) کا لفظ اُسوقت اس قسم کا گنا جاتا ہی جبکہ (شد) کے قائمقام ہوتا ہے (شعر عرفی ؎ ز آسمان و زمین مژدہ در فغان آمد - کہ آفتاب زمین تاج آسمان آمد ٭ یعنی تاج آسمان شد) مگر اس شعر مین یہ بھی احتمال ہے کہ واو عاطفہ محذوف ہو یعنی زمین کا آفتاب اور آسمان کا تاج آیا -

تمیز ایسا اسم ہی جو ابہام کو رفع کرتا ہی - یہ امر کبھی عدد سی ہوتا ہی (دہ درم) ہین جبتک (درم) کا لفظ نکہین معلوم نہین ہوتا کہ کیا چیز ین دس ہین - کبھی کیل یعنی پیمانہ سی - یک قدح آب خوردم) بدون اضافت قدح یعنی مینی پانی پیا بمقدار ایک کٹورہ کی کبھی مسافت سی (یک جریب زمین) +

سمجھو کہ جملہ ہین فاعل عمدہ رکن ہی جو جملہ کے قوام مین دخل رکھتا ہی - باقی منصوبے اتمام جملہ ہین دخل نہین رکھتے - انکو فضلہ کلام یعنی زیادتی کہتے ہین +

**فصل** فاعل ایسا اسم ہی جو فعل کے بعد آتا ہی فعل کا قیام اُسمین پایا جاتا ہے اس فعل کا وہی مسند الیہ ہوتا ہی کبھی فاعل فعل سے اول بھی لایا جاتا ہے فاعل دو قسم کا ہی ایک مظہر جیسے (زید - عمرو - رجل) دوسرا مضمر جیسے فعل کی ضمیر اور یہ مستتر ہو خواہ بارز - اسناد فعل کی اسکی طرف ہوتی ہے مثلاً (زد زید) ہین (زد) فعل ہے (زید) اُسکا فاعل فعل فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا - یا زید زد) اسموقعہ پر دوسرا احتمال بھی ہی - کہ (زید) مبتدا (زد) فعل جسکی ضمیر غائب مستتر جو (زید) کیطرف پھرتی ہی فاعل ہو - پس یہ فعل مع اس فاعل کے جملہ فعلیہ ہو کر اُس مبتدا کی خبر ہوا +

جبکہ دو اسمی جملہ ہو - تو مسند الیہ کو مبتدا اور مسند کو خبر سمجھو خبر کبھی مفرد

معنی مین ہو- عام ہی کہ ایک مادہ سے ہون یا نہون- مصرعہ (بجنبید جنبیدنی گوہ وار) مفعول مطلق کبھی فعل کی شدت ظاہر کرتا ہی- جیسا مثال مذکور مین کبھی وضع وطرز فعل کی بتاتا ہے (نشستم نشستن فلان) یعنی فلان شخص کی مٹھک بیٹھا- اور مانند انکی- یہ ایک مادہ کی تھی- مختلف کی مثال یہ ہی (زید مے بنید دیدنی) کیونکہ محققون کی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ (بنید) (دیدن) سے مشتق نہین ہی بلکہ کسی اور مصدر سے ہی جو مستعمل نہین ہی اور (دیدن) کا مضارع وامر استعمال مین نہین آیا- مگر چونکہ ہم معنی ہین اس سبب سے اسطرح مستعمل ہوگئی کہ گویا ایک ہی ہین +

پنجم مفعول معہ- وہ ایسا اسم ہی کہ باء موحدہ کی ہمراہ آتا ہی (سرما با دثار آمد) یعنی جاڑا مع اسباب کے آیا +

دو اسم اور بھی ہین کہ فعل سے نصب کا عمل قبول کرتے ہین- ایک حال دوسرا تمیز- حال اسم نکرہ ہی جو فاعل یا مفعول کی ہیئت پر دلالت کرے اور وہ اغلب اسم فاعل یا اسم مفعول ہی ہوتا ہی- جیسے زید گریان یا دل شکستہ (یعنی رونے کی حالتمین یا دل شکستگی کی حالتمین- کبھی ایسے سوا بھی ہوتا ہی (زید سر برہنہ) یعنی اس حال مین کہ اُسکا سر ننگا تھا +

معرُوف یا مجہول پس اگر فعل لازم ہو تو فاعل کو رفع دیگا متعدی ہو تو دیکھو
کہ معرُوف ہی یا مجہول - بصورت اول فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیگا -
بصورت ثانی مفعول کو رفع - کیونکہ اسکا مفعول بجای فاعل کے ہوتا ہی -
بشرطیکہ ایک ہی مفعول رکھتا ہو - اگر زیادہ مفعول رکھتا ہو تو جو مفعول صلاحیت
مفعول بہ ہونیکی رکھتا ہو اُسے رفع باقی یا باقیوں کو نصب دیگا ✣
انکا ظہور عربی زبان مین ہوتا ہی - فارسی مین اس پیش اور زبر کی علامت
ظاہر نہین ہوتی - یہان اس سے صرف یہ غرض ہی - کہ فاعلیت اور
مفعولیت کی حالت کو ضمہ اور فتحہ سے منسوب کرلیا ہی ✣
مفعول کی پانچ قسمین ہین - اول مفعول بہ جسپر فاعل کا فعل واقع ہو
جیسے (زدم زیدرا) مین زید پر مار واقع ہوئی ہے ✣
دوم مفعول فیہ جسمین فعل واقع ہو - عام ہی کہ ظرف زمان ہو یا ظرف مکان
(زدم زیدرا در روز یا در خانہ) ✣
سوم مفعول لہٗ - جسکے واسطے فعل واقع ہو (زدم زیدرا برای تنبیہ) پس (تنبیہ)
مفعول لہ ہی جسکے واسطے مار پڑی ہی ✣
چہارم مفعول مطلق - وہ مصدر جو فعل کے بعد واقع ہو اور اُسی فعل کے

(آمد قوم لیکن زید نیامد) پس آنے کے باب مین جو وہم ہوا تھا کہ زید بھی آیا ہوگا وہ (لیکن) کے لفظ سے جاتا رہا - ہر چند یہ لفظ عربی ہے - اور اصل مین (لاکنّ) بہ تشدید نون تھا مگر فارسیون نے اپنے تصرف سے امالہ[۱] جاری کرکے (لیکن) بنالیا - (ولے - ولیک لیک بدون واو) اسکے مخفف ہین - یہ سب کے سب حروف مشبہ بفعل کہلاتے ہین *

**فصل** - حرفِ ندا (اے) بکسرۂ الف و یاے مجہول ہے *

**فصل** پہلی فصلون کے ذکر کے بعد معلوم کرو کہ ہر فعل عامل ہوتا ہے اور اسم اُسکا معمول - فعل لازم ہوتا ہے یا متعدی جسکی دو قسمین ہین

---

[۱] جس لفظ مین امالہ ہوا ہو اُسے ممالہ بولتے ہین - امالہ حسب اصطلاح الف کے پہلے حرف کو کسرہ دینا ہے تاکہ الف بصورت یاے تحتانی بنجائے - صاحب براہین عجم نے کہ دربار ایران کا میر منشی زمانۂ حال کا ہے جواز امالہ کی کئی شرطین لکھی ہین جو کتب قواعدِ فارسی مروجۂ ہند مین نہین پائی جاتین - یعنی وہ لکھتا ہے کہ الف کے آگے یا پیچھے زیر ہو - جیسے (عالم) سے (عیلم) بنا - الف کے اول بے موحدہ ہو (سبال) کا (سبیل) ہوا - الف منقلب یا ہو (ناب) سے (نیب) بنالیا - الف منقلب از واو مکسور ہو (خاف) کا (خیف) بنگیا - الف کے آس پاس حرف استعلا کا ہو - استعلا کے حرف یہ سات "خوف" ہین + حرفِ استعلا ہمانا ہفت باش بخلاف - صاد و ضاد و طا و ظا پس خاشناس و عین و قاف + المختصر حجازی امالہ کے منکر ہین - اس اجمال کی تفصیل جسکو مطلوب ہو کتاب مسطور مطبوعۂ ایران مین دیکھ لے یہ مختصر اُسکی گنجایش نہین رکھتا ۱۲ دگ

اسمای اشارہ - اسمای موصول - ضمیرات - وہ نکرہ جو اُنمین سے کسی کیطرف مضاف ہو - اور معرّف بہ ندا جیسے (اے مرد) یہ سب اسم معرفہ ہین +

**فصل** اسم دو طرح کا ہوتا ہی واحد یا جمع - واحد ایک پر دلالت کرتا ہے جیسے (مرد) + جمع وہ جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے - جیسا (مردان) +

**فصل** حروف جارہ کا ترجمہ یہ حرف ہین (از - تا - در - بائے موحدہ بمعنی الصاق وظرف وقسم - بر) یہ حرف فعل کو اسم کی طرف کھینچنے مین واسطہ ہوتے ہین - اور فعل یا اسم فاعل یا اسم مفعول سے متعلق ہوجاتے ہین - جیسے (رفتم بزید) مین متکلم کا الصاق زید کے ساتھ بواسطۂ بائے موحدہ ہوا ہی اسیطرح اَورون کو سمجھو +

**فصل** - فارسی مین (گویا) کا لفظ جو عربی کے (کَاَنَّ) کا ترجمہ ہی اور (شاید) ترجی کا حرف جو ممکنات مین مستعمل ہی - جیسے (شاید مرادم برآید) اور (باشد) و (بود) اور (کاش) جو تمنی کا حرف ہی اور ممکنات و ممتنعات دونو مین آتا ہی (کاش دستم بدامنش برسد) اور (کاش عمر رفتہ بازآید) اور (کاج) مبدل (کاش) مذکور (ولیکن) جو استدراک کیواسطے ہے - یعنی دفع توہم کہ دو جملون متغائرہ کی جملۂ اول سے ہوا ہو جیسے

فارسی اور اردو مین عربی و سنسکرت کیطرح تثنیہ کا صیغہ نہین آتا - پس اسجگہ یہ قید زاید معلوم ہوتی ہی کیونکہ یہان ایک سے زیادہ جمع ہی گنا جاتا ہے ۱۲ د گ

حیوانون کی بولی کی نقل کرتے ہین - جیسے (غاق) کوّے کی آواز -
(نخ نخ) اُونٹ کے بٹھانیکو مقرر ہی +

ششم ظروف - ظروف زمان جیسے (گاہ) و (ہرگز) بمعنی (ہیچگاہ) اور
(چون) و (چو) جیسا اس شعر مین (گفتہ بودم چو بیائی غم دل با تو بگویم -
چہ بگویم کہ غم از دل برود چون تو بیائی) یعنی جسوقت تو آئی + ظروف مکان
مثل (زیر) (زبر) (بالا) (بلند) (فراز) (پس) (پیش) (روبرو) اور انکے مانند
ہفتم اسماے کنایہ - اسکی دو قسمین ہین - ایک لفظی جیسے (چند) کا لفظ - یہ
کبھی استفہام کے محل پر آتا ہے (انجا چند مردم اند)؟ یا (چند درہم) کبھی
خبر کے (انجا دیدہ بودم چند کس نشستہ بودند) + دوسری حدیثی - اسکے
لفظ (چنین) و (چنان) مستعمل ہین - (آن شخص چنین ست یا چنان) +
ہشتم اسماے اعداد جنکا بیان پہلے لکھا گیا ہے +

**فصل** اسم نکرہ ہوتا ہی یا معرفہ - معرفہ شے معین کیواسطے موضوع
ہوتا ہے جیسے آدمیون کی نام (زید - عمرو - بکر) +
نکرہ غیر معین کیواسطے وضع کیا جاتا ہی (اسپ - خر - مرد - زن -
گل - سنبل) کی مانند +

دوم اسمای اشارہ جو فارسی مین بعید کیواسطے (آن) اور قریب کیواسطے (این) مقرر ہی - اسمین مذکر مونث یکسان ہین - انکی جمع (آنان) (آنہا) و (اینان) (اینہا) آتی ہی - جب اسم اشارہ جمع اسم ظاہر پر آتا ہی واحد ہی بولا جاتا ہے جیسے (آن کسان) (این کسان) +

سوم اسمای موصولہ - یہ ایسے اسم ہین کہ جبتک اُنکی بعد صلہ کا جملہ نہ آئی کلام کا جزو تمام نہین ہوسکتا اور غلب کہ وہ ایسے اسم ہوتی ہین جنسپر کی مجہول بڑہائی جاتی ہی چون (کسیکہ عاقل ست سخن من گوش کند) پس یا ئے تحتانی اسم موصول ہی (عاقل ست) جملہ اسمیہ اُسکا صلہ (کاف) ربط کا حرف ہے جملہ مذکور کی خبر مین جو ضمیر موصول کیطرف پھرتی ہی اور لفظ (کسی) موصول مبتدا - (سخن من گوش کند) خبر - مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوا + یا آنکہ اسم اشارہ جسکے بعد کاف ربط کا آئی اسم موصول کہلائی (آنکہ عاقل است سخن من بپذیرد) اسکی ترکیب بھی وہ ہی سمجھو جو اُوپر لکھی گئی +

چہارم اسمای افعال یعنی وہ اسم جو فعل کے معنی دین - لیکن فارسی مین کوئی اسم اس قسم کا نہین ہی - عربی مین مروج ہین +

پنجم اسمای اصوات - وہ ایسے لفظ ہین جنسے جانورونکو بُلاتے ہین - یا اُنسے

منصوب متصل و منفصل آتی ہی - مجرور فقط متصل - ضمیر مرفوع یا فاعلی متصلی کی یہ صورت ہی

ضمیر واحد غائب کی اسمین پوشیدہ ہی (کرد) ضمیر جمع حاضر (کردند)

ضمیر جمع غائب (کردند) ضمیر متکلم واحد (کردم)

ضمیر واحد حاضر (کردی) ضمیر متکلم مع الغیر (کردیم)

اور منفصل کے یہ لفظ ہین (او) و (شان) و (تو) و (شما) و (من) و (ما)

ضمیر منصوب یعنی مفعولی ضمیر اسطرح آتی ہے

واحد غائب (کردش) جمع (بردشان) یعنی (ایشان را)

واحد حاضر (کردت) جمع (بردتان) اعنی (شمارا)

متکلم واحد (بردم) یعنی (برمرا) مع الغیر (بردمان) اے (مارا) +

مجرور کی ضمیرین یعنی مضاف الیہ کی بھی ضمیرین متصلہ و منفصلہ ہین - کہ ایک اسم کو دوسری اسم کیطرف مضاف کرتی ہین - جیسے (اسپم) اور (اسپ ایشان) +

پس چھ ضمیرین فاعل متصل و چھ منفصل کی اور چھ چھ مفعول اور چھ مضاف الیہ کی یعنی تمام تیس ۳۰ ضمیرین ہین بخلاف عربی کے کہ وہان ستر ہین +

چون (اسپ من) و (اسپ خوب) یا یون کہو کہ حروف مبانی و حروف معانی
اور تمام فعل فارسی مین مبنی آتے ہین - باقی تمام اسم بحالت ترکیب معرب لیکن
مضاف اور موصوف لفظی اعراب رکھتے ہین باقی تقدیری - جیسے (زد زید)
عبارت مین (زید) فاعل ہے پس وہ مرفوع ہے اور اسبات کی صلاحیت
رکھتا ہے - کہ اگر لحوق حرکت کی شرط متحقق ہو تو متحرک ہو جائے شرط اُسکی
لاحق شدن ۱۲
اضافت یا صفت کا آنا ہی - پس عرب کے نحوی فعل ماضی اور امر حاضر کو
اور حرف کو مبنی الاصل کہتے ہین - اور فارسی مین تمام فعل اور حرف
مبنی الاصل ہین واللہ اعلم بالصواب اور مبنیات کو غیر متمکن بھی کہتے ہین

اب مناسب ہی کہ جو کچھ فارسی مین اسمای غیر متمکن
کی جگہ وضع کیا گیا ہے وہ لکھا جائے

معلوم رہی کہ اسمای غیر متمکن آٹھ ہین - اول ضمیرین - فارسی مین ضمیر
اسطرح آتی ہی - جیسے (من) کی ضمیر واحد متکلم کے واسطے (کردم) کا میم
بھی یہی فائدہ دیتا ہے اور ضمیر مرفوع ہوتی ہی یا مجرور یا منصوب
یعنی ضمیر فاعل - ضمیر مضاف الیہ - ضمیر مفعول - مثال (زید زد) یعنی
(او) اور (اسپ من یا اسپم) (زیدم زد) یعنی (مرا) - مرفوع اور

(زید استادہ ست) اور (زید زندہ است) - یا مضاف بنتا ہی
(زین اسپ) یا اُسکی تصغیر ہوسکے (باغچہ ورا غچہ و پسرک دخترک)
یا کسی چیز کیطرف اُسکی نسبت کیجائے یعنی یا تحتانی اُسکی اخیر مین لائی جائے
(ایرانی و تورانی و ہندوستانی) یا اُسکی جمع اس صورت پر آئے
(درختان یا درختہا و مردمان یا مردمہا) یا موصوف ہو (اسپ خوب)
فعل کی نشانیان یہ ہین کہ مسند ہو جیسے (زد زید) اور تے یا دال موقوف
ماقبل ساکن اُسکے اخیر پر ہوتی ہے - اگر اس حرف کو متحرک کرین اور نون
ساکن اسپر بڑہائین تو مصدر بنجائے - چون (کرد و گفت) سے (کردن
و گفتن) حاصل ہوئی یا دال ماقبل مفتوح اُسکے آخر مین ہو اور جب دال کو گرائین
امر کا صیغہ رہجائے - جیسا (کند) سے (کن) رہا - یا وہ امر کے معنی دیتا ہو
مانند (کن) - یا نہی کے معنی مین ہو مثال (مکن) +

**حرف** کی علامت یہ ہی کہ ان سب علامتون سے جو اسم و فعل کی شناخت
مین لکھی ہین پاک ہو +

**فصل** پوشیدہ نرہے کہ فارسی کے کلمے سب مبنی[1] ہین - مگر مضاف
یا موصوف ہونیکی حالت مین کہ اُسوقت اضافت کی زیر قبول کرین گے

[1] یعنی اُنکا اخیر حرف ساکن رہتا ہی مُعرب آن باشد کہ گردد بار بار - مبنی آن باشد کہ ماند برقرار ۱۲ وگ

اُوپر لکھا گیا ہے کہ کوئی جملہ دو کلمون سے کم نہین ہوتا - خواہ وہ کلمے لفظاً ہون جیسا (زد زید) خواہ تقدیراً جیسے (بیا) کہ اصل مین (بیا تو) ہے - (بیا) فعل ہے اور (تو) اُسکا فاعل - پس یہ جملہ فعل و فاعل کی ترکیب سے بنا ہے - جملہ دو طرحکا ہوتا ہے ایک فعلیہ دوسرا اسمیہ +

**جملۂ فعلیہ** مین فعل و فاعل ہوتا ہے مانند (زد زید) مین (زد) فعل ماضی ہے اور (زید) اُسکا فاعل - جملہ اسمیہ مین مبتدا اور خبر ہوتی ہے - چون (زید گوئندہ ست) اسمین (زید) مبتدا اور گوئندہ اُسکی خبر ہے - (زد زید) جیسے جملہ کو جملۂ فعلیہ کے سوا کچھ نہین کہہ سکتے - ہان (زید زد) مین دونو کا احتمال ہے کیونکہ (زید) فاعل (زد) فعل کا فعل پر مقدم ہے پس جملہ فعلیہ ہوا - یا (زید) مبتدا ہے - (زد) فعل ماضی اور ضمیر ست تر اسکی فاعل - فعل با فاعل جملہ فعلیہ ہوکر خبر ہوا مبتدا کی مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ بنا +

چونکہ کلام مشتمل ہوتا ہے اسم و فعل و حرف پر اس سبب سے لازم ہے - کہ اُنکی علامتین بھی بیان کی جائین ٭

اسم کی علامتین یہ ہین کہ وہ مسند الیہ بھی ہوتا ہے اور مسند بھی

دونامون کی ترکیب سے جو بظاہر ایک ہی معلوم ہون - اسکا دوسرا اسم
ایک حرف کے ذریعہ سے ملتا ہے زبان عربی کے نحوی ایسی ترکیبونکو مرکّب بنائی
بولتے ہین - مثال (احدَ عشر) فارسی مین مانند (یازده - دوازده)
تمام عدد ونکے نام +
یا یہ کہ دو اسمون کی ترکیب سے پیدا ہو - مگر اُسکی ترکیب مین حرف زائد
کو دخل نہو عرب والے اس ترکیب کو منع صرف کہتے ہین - جیسے
(خورشید) کہ دو اسم (خور) اور (شید) سے مرکّب ہے - لیکن
مفرد معلوم ہوتا ہے - اور کسی حرف سے انکی ترکیب ظہور مین نہین
آئی - آدمیونکے نام اکثر ایسے ہی ہوتے ہین (محمد علی واحمد حسن)
اور مانند انکی +
مرکّبات غیر مفید جملے نہین ہوتے بلکہ جزو جملہ بنتے ہین -
یعنی کسی اور لفظ سے ملکر جملہ بنجاتے ہین - (خورشید برآمده)
جملہ ہے - نہ کہ صرف (خورشید) - (یازده غلام استاده اند)
جملہ ہے نہ کہ تنہا (یازده) - (غلام زید آمده) جملہ ہوا - نہ
فقط (غلام زید) +

گو اسمین کوئی زائد حرف نظر نہین آتا مگر تقدیراً حرف عطف مانا جاتا ہے اور بست ویکم وغیرہ مین
ظاہر لایا جاتا ہے ۱۲ وک

جملہ کی دو قسمین ہین - اول وہ کہ جسکے قائل کو سچّا یا جھوٹا ٹھہرا سکین
بشرطیکہ خارجی قرائن سے خالی ہو - مثلاً (زید آمد) مین احتمال ہے
کہ زید کے آنے کی خبر صحیح ہے یا غلط + لیکن کبھی خارجی قرینہ سے
صدق و کذب متعین ہوتا ہے - چنانچہ (اللہ قادرست) متعین الصدق
ہے اور (شیطان مغفورست) متعین الکذب ہے - اسی قسم کا نام جملہ خبریہ ہے
دوم وہ کہ جسکا قائل سچ اور جھوٹ کی صفت سے مبرا ہو - اور وہ امر ہے
جیسا (بیا) اور نہی مانند (میا) اور تعجب مثال (سبحان اللہ)
اور قسم مثلاً (سوگند بخدا) اور استفہام جیسے (ایا زید قائمست) اور
تمنی مثلث مثلاً (کاش زید بیاید) اور ترجی چون (شاید از وارتفاع سبز)
اور عقود چنانکہ (خریدم و بفروختم) اور ندا جیسا کہ (یا خدا) ان سب کو
**جملۂ انشائیہ** کہتے ہین ٭

**مرکّب غیر مفید** جس سے قائل کے سکوت پر کچھ فائدہ حاصل نہو
کئی طرح پر آتا ہے ٭ مضاف و مضاف الیہ کی ترکیب سے کیونکہ مثال
(غلام زید) مین معلوم نہین ہوتا کہ وہ کس حالت مین ہے جبتک مثلاً یہ نہین
(غلام زید نشستہ است) اسکا نام **مرکّب اضافی** ہے ٭

ہان (زید قائم ست) کلام ہے۔ یا (زد زید) ٭

کلام کی ترکیب دو کلمہ سے کم کی نہین ہوتی۔ خواہ دونو اسم ہون جیسے (زید روندہ است) خواہ ایک اسم اور دوسرا فعل ہو۔ جیسا اُو پر مذکور ہے (زد زید) اور ان ارکان کی زیادتی کی حد مقرر نہین ہے مانند (آمد زید در خانہ آمدن برائے اکرام من یا عمرو) ٭

یہان سے معلوم ہوا کہ ایک لفظ کے سوا جو بولا جاے وہ کلام ہوگا یا غیر کلام اور غیر کلام کو **مرکب غیر مفید** کہتے ہین۔ کیونکہ اُس سے مخاطب کو فائدہ حاصل نہین ہوتا۔ کلام کو مرکب مفید بولتے ہین۔ اسوجہ سے کہ اُس سے مخاطب کو پورا فائدہ حاصل ہوتا ہے ٭

کلام کا فائدہ دو باتون پر منحصر ہے۔ ایک یہ کہ جب بولنے والا چپ کرے سننے والے کو کوئی خبر معلوم ہو جائے۔ مانند (زید آمد) سے سامع کو معلوم ہوگیا کہ قائل نے زید کے آنے کی خبر دی ہے۔ دوسری یہ کہ سامع سمجھ جائے کہ قائل مجھ سے یہ چیز چاہتا ہے۔ مثال (بیا) کے کہنے سے سامع کو معلوم ہوگا کہ قائل میرے آنے کو چاہتا ہے۔ اِن مرکب مفید ونکو جملہ بھی کہتے ہین ٭

مصدر بمعنی مصدور خیال کرتے ہین - جیسا (مرکب) بمعنی (مرکوب)
اور (مشرب بمعنی مشروب) - **قوافی** کے بیان مین مصدر کے
نون کو حرف وصل کہنا اسیکی تائید کرتا ہے - ورنہ (گفتن) کی (گفت)
کو اصل کہنا اور نون کو زائد سمجھکر وصل قرار دینا کیا معنی رکھتا ہی؟
یہ مسئلہ دقیق ہے - ہم کہتے ہین کہ (گفت) خود مصدر ہے اور سب
صیغونکی جڑ ہے - اسمین نون کی زیادتی رفع التباس اور حصول امتیاز
درمیان ماضی و مصدر کے ہے - پس وہ ماضی نرہی - اور اشکال
رفع ہوگئی - نیز وجہ اصالت فعل کی حاصل ہوگئی +

**کلام** وہ چیز ہے کہ جسمین ایک کلمہ کی اسناد دوسرے
کلمہ کیطرف پائی جائے +

**اسناد** کلمہ کی اُس نسبت کو کہتے ہین جو دوسرے کلمہ کیطرف
اسطرح ہو کہ جس سے مخاطب کو پورا فائدہ حاصل ہو +

یہان سے معلوم ہوا کہ (غلامِ زید) کلام نہین ہے کیونکہ غلامی کی
نسبت جو زید کیطرف ہے مخاطب کو پورا فائدہ حاصل نہین ہوتا - بلکہ
وہ متکلم کی دوسری بات کا منتظر رہتا ہے +

حرف اِن دونو باتون سے بہرا ہوتا ہے +

فعل کی دو قسمین ہین لازم اور متعدی +

لازم کے معنی فاعل سے تجاوز نہین کرتے - بلکہ اُتنی تمام ہو جاتے ہین - جیسے (رفت زید) (آمد عمرو) +

متعدی کے معنی فاعل سے گزر کر مفعول تک پہنچتے ہین - مانند - (خورد زید طعام را) +

اسم جامد ہوتا ہے یا مشتق یا مصدر +

جامد وہ ہے کہ نہ اُس سے کوئی لفظ بنے نہ وہ کسی لفظ سے بنا ہو اور مصدر کے ساتھ اُسکو تعبیر کرتے ہین - چون (روزہ داشتن - ونماز کردن) بعض جامد کی تصریف بھی بعضے ظریفون کے تصرف سے ظہور مین آئی ہے - مانند (عمریدن - ابابکریدن - مدنیدن - مکیدن) +

مشتق وہ اسم ہے کہ مصدر سے بنے - جیسے اسم فاعل اور اسم مفعول - مثال (کنندہ وکردہ) جو (کردن) سے بنے ہین +

مصدر اشتقاق کی جڑ ہے کما ھو قول الجمہور اکثر ونکا اسپر اتفاق ہے - لیکن کوفی فعل کو اصل جانتے ہین - اور

یا فتاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خاتمہ بالخیر شود یا کریم

ترجمہ

# رسالہ نحو فارسی صہبائی

**کلمہ** نحویون کی اصطلاح مین ایسا لفظ ہے کہ مفرد معنی کیواسطے وضع کیا گیا ہو - معنی مفرد سے یہ مراد ہے کہ لفظ کا ٹکڑا اُسکے معنی کے ٹکڑے پر دلالت نکرے - اِس صورتمین مشترک لفظ مفرد کی تعریف مین داخل رہا - اور (عبداللہ) جیسے لفظ خارج ہوئے - کیونکہ نحویون کے نزدیک (عبداللہ) مین (عبد) کی اضافت (اللہ) کیطرف ہی - گو منطقی اسکو مفرد مانین - کہ وہ لفظون سے بحث نہین رکھتے +

**کلمہ** کی تین قسمین ہین **فعل** - **اسم** - اور **حرف** +

**فعل** وہ ہے جو بنفسِ خود معنی پر دلالت کرے اور تینون زمانہ مین سے کوئی سا زمانہ اُسمین پایا جائے +

**اسم** بھی معنی پر بنفسہ دلالت کرتا ہے مگر اُسمین زمانہ نہین پایا جاتا +

LIBRARY
OCT 16 1969
UNIVERSITY OF TORONTO



# رسالۂ نحو فارسی کے دیباچہ کا ترجمہ

وہ سپاس جسکا ایک ذرّہ ابتک اندیشۂ واہب دوراں کا ذخیرہ نہو سکے۔ اُس بانی بنائے مکان کے لائق ہے۔ جسکے کنگرۂ جلالت کی ایک اینٹ آسمان کا قصر بلند و پر جلال ہے + وہ درود جسکا ایک حرف قیامت تک بلند خیالو نکے فکر کا سرمایہ نہو سکے۔ اُس علم لدنی کے نکتہ دان کو شایان ہے۔ جسکے دبیر رسالت کا قلم کشیدۂ انبیا کا دفتر اسی + اسکے بعد ہندی نژاد کج مج زبان **صبائی** ہیچمدان (جو صافی ضمیروں کے آستان پر ذرّہ کی مانند خاک نشین ہے۔ اور سخن سنجون کے فرش پر غبار کیطرح حاکز ین۔) بخدمت والا فطرتان عرض سا ہے۔ جو کہ اکثر تنگ مایہ کم سواد زبان عربی کی کتب نحوی سے ناآشنا مردمک کے نقطہ کو عبارت فارسی کے مطالعہ مین صرف کرتے ہین۔ اور اس رستہ کے خم و پیچ مین بسبب اپنی نابلدی کے ایک قدم بھی حسب دلخواہ نہین رکھتے۔ مجبور مینے اُن نارسایون کی تربیت کیواسطے قواعد نحو فارسی کے بیان مین (بعبارت سہل و الفاظ زود فہم) چند ورق سیاہ کرکے ایک مختصر سا رسالہ مرتب کیا۔ یقین ہے کہ اگر غفلت کا پردہ چہرۂ حال سے اُٹھا اس رسالہ کے مطلب اور اس عجالہ کے مضامین کو سمجھیز شاہراہ مطلوب مین بفراغ تمام گام زن ہون +

واہب ہمنیت سے التماس ہے کہ کم مایون کے ہاتھ اور دامن مین اس گنج شائگان سے نقد مرام اور ذخیرۂ مقصود عطا فرمائے + **رباعی**

| | |
|---|---|
| افسوس کہ کیا راگ ہے گایا بعبث | رستہ کے خم و پیچ مین آیا بعبث |
| اب کرتا ہون عذر خواہی اسکی سن لو | گو پہلے تھا کچھ ہی کہہ سنایا بعبث |

PK
6235
S239
1880

# النحو فی الکلام کالملح فی الطعام

Ṣahbā'ī, Imām Bakhsh

امام المحققین مولانا امام بخش صاحب صہبائی معمائی کے

Risālah-i nahv-i Farsī

رسالۂ عجیب و عجالۂ غریب کا ترجمہ جسکا اصلی نام ہے

# رسالہ نحو فارسی

اور اخیر پر جناب مغفور کے اُس رسالہ کا ترجمہ ہی جسکا نام ہے

## کافی در علم قوافی

مترجمہ ہیچمدان احقر عباد قادر درگا پرشاد نادر دہلوی ہال ایکزامینر اجوکیشنل

پریس لاہور پنشن یاب کہ جناب مغفور کے خرمن علم کا کمترین خوشہ چین ہے

اور پچھلے سال یعنی ۱۸۷۹ء مین خزینۃ العلوم فی متعلقات المنظوم

اور نکات الحساب ۱۸۸۰ء مین چھپواکر

طالبعلمونکی نذر کر چکا ہے

مطبع مفید عام لاہور مین باہتمام منشی کلاب سنگھ مالک مطبع کے چھپا

دفعہ اول ۷۰۰ جلد قیمت فی نسخہ کاغذ ڈمائی ۳ر وکاغذ سادہ ۲ر محصول ڈاک ۰ر

PK 6235 S3239 1880

Sahba'i, Imam Bakhsh
Risalah-i nahv-i Farsi

PLEASE DO NOT REMOVE
CARDS OR SLIPS FROM THIS POCKET

UNIVERSITY OF TORONTO LIBRARY